رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم چہار شنبہ

جلد ۲ | ۱۲ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۲ رجب ۱۳۶۷ھ | ۱۲ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۰۶

شرح چندہ

سالانہ	۲۲ روپے
ششماہی	۱۱ روپے
سہ ماہی	۶ روپے
ماہوار	۲½ روپے

قیمت

فی پرچہ ۱/۰

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ ثم الحمد للہ

کل بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم شیخ لطف الرحمان صاحب ابن شیخ کلیم الرحمان صاحب ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ کا نکاح نعیمہ بیگم صاحبہ بنت خلیفہ علیم الدین صاحب ابن حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے بعوض ایکہزار روپیہ مہر پڑھا۔ اور دعا فرمائی اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

فوجی سامان پاکستان لانے کیلئے زیادہ سے زیادہ جہاز بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے

شادی بیاہ کے اخراجات پر کنٹرول کا بل پیش کر دیا گیا

کراچی ۱۱ مئی۔ آج صبح پاکستان پارلیمنٹ کا پھر اجلاس منعقد ہوا۔ وزیر دفاع خان لیاقت علیخاں نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ ہندوستان سے اپنے حصہ کا فوجی سامان پاکستان لانے کیلئے زیادہ سے زیادہ جہاز بھیجنے کی کوشش کی جا رہی ہے امید ہے بہت جلد یہ سامان پاکستان میں منتقل کر لیا جائیگا۔ پاکستان نیشنل گارڈز کی موجودہ تنظیم پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ بعد اسے علاقہ وار فوج کی سی حیثیت حاصل ہو جائے گی۔ وزیر خوراک نے مسٹر ہاشم گزدر کو بتایا۔ پاکستان میں چینی کا سالانہ خرچ ۲۲۵۰۰۰ ٹن ہے اس کے بالمقابل پاکستان کی اصل پیداوار صرف ۲۵۰۰۰ ٹن ہے۔ پاکستان میں پیداوار کو بڑھانے اور بیرونجات سے چینی منگوانے کی پوری کوشش کیجا رہی ہے مردان میں چینی کا بہت بڑا کارخانہ بنایا جا رہا ہے امید ہے آئندہ فصل تک یہ کارخانہ کام شروع کر دیگا اور امید ہے قریباً پہلے سال ۲۰ ہزار ٹن چینی تیار ہو سکیگی۔ مسٹر نور احمد نے شادی بیاہ وغیرہ کے اخراجات کو کم کرنیکے سلسلے میں ایک بل پیش کیا۔ ملک فیروز خاں نون نے بھی ایک بل پیش کیا جس میں اسبات پر زور دیا گیا تھا کہ کوئی سرکاری ملازم اس وقت تک پبلک سے کسی قسم کا چندہ جمع نہ کرے۔ تاوقتیکہ اس کے پاس اپنے افسر اعلیٰ کی تحریری اجازت موجود نہ ہو۔ بعد ازاں کل پر جلسہ ملتوی کر دیا گیا۔

ڈیرہ اسماعیل خاں میں ہزاروں دکانیں اور مکان بند۔ الاٹمنٹ سُست روی

قبائلی پاکستان اور قائد اعظم سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں

راولپنڈی ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۱ مئی

جنوبی وزیرستان کے محسود قبیلے کے ایک ممتاز ملک نے "الفضل" کے وقائع نگار خصوصی مقیم راولپنڈی سے انٹرویو کے دوران میں فرمایا۔ ڈیرہ اسماعیل خاں جو کبھی تجارت کا مرکز سمجھا جاتا تھا۔ اب وہاں کاروبار کلیۃً معطل ہے۔ غیر مسلم قریباً ۵ ہزار مکانات۔ تیس کوٹھیاں اور دو ہزار دکانیں چھوڑ کر گئے تھے۔ لیکن الاٹمنٹ کا کام کچھ عجیب سُست رفتاری سے ہو رہا ہے۔ چھوٹا بازار اور بھاٹیوں والا بازار کے تمام کاروباری ادارے بند پڑے ہیں۔ آئندہ فصل کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور مہاجرین سے رشوت خور افسروں کا سلوک نہایت ہی غیر ہمدردانہ ہے۔ محسود لیڈر نے اپنے بیان میں پاکستان اور قائد اعظم سے قبائلیوں کی [illegible] کا اظہار کیا۔

نوشہرہ اور اکھنور کے مورچوں پر آزاد فوج کی شاندار کامیابی

تراڑ کھل ۱۱ مئی۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نوشہرہ کے مورچے پر آزاد فوجوں نے دشمن کی ایک چوکی پر چار طرف سے شدید حملہ کیا۔ اور چوکی کی بیرونی دفاعی لائنوں کو توڑ کر اندر جا گھسیں ۹۴ کے قریب ہندوستانی سپاہی مارے گئے اور بے شمار سامان آزاد فوج کے ہاتھ لگا۔ اکھنور کے مورچے پر بھی چار روز کی لڑائی کے بعد آزاد فوجیں دشمن کی ایک اہم چوکی پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گئی ہیں۔

فلسطین میں عارضی صلح کی نئی تجاویز

قاہرہ ۱۱ مئی قاہرہ سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ امریکہ نے فلسطین میں عارضی صلح کی بعض نئی تجاویز عرب حکومتوں کے نام ارسال کی ہیں ان میں عارضی صلح کا عرصہ تین ماہ مقرر کیا گیا ہے۔ مصری حکومت ان تجاویز پر غور کر چکی ہے دیگر عرب لیڈر عمان اور دمشق میں ان پر غور و خوض کر رہے ہیں۔ آج چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے بھی عرب لیڈروں سے دمشق میں بات چیت کی ہے اور اپنے قیمتی مشورہ سے اُنہیں مستفیض فرمایا ہے۔

—— حکومت پاکستان کے جنرل سیکرٹری مسٹر محمد علی [illegible] بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک سے کراچی پہنچ گئے

عشاقِ دارِ محبوب کو —— ۳۵ مخلصین کی قادیان کو روانگی

مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک فرمائی تھی کہ عشاق احمد قادیان کی گلیوں کو آباد کرنے کے لئے اپنے تئیں پیش کریں۔ حضور کی آواز پر لبیک کہنے والوں کا پہلا قافلہ جو پینتیس ۳۵ اصحاب پر مشتمل تھا۔ آج صبح آٹھ بجے لاہور سے قادیان روانہ ہو گیا۔ یہ شمع احمد کے پروانے جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا دیارِ حبیب میں دھونی رما کر بیٹھے رہینگے۔ اور وہاں کی برکات سے مالا مال ہونگے۔ اس قافلہ میں بارہ صحابی ہیں۔ جن میں سے بعض اکابر صحابہ ہیں۔ یہ سب احباب یکم مئی سے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور اس انتظار میں تھے کہ کب قادیان جانے کیلئے موقعہ ملتا ہے۔ اُنہوں نے جتنے دن لاہور میں انتظار میں گذارے وہ ایسے ہی تھے جیسے مچھلی پانی سے باہر۔ صبح ہی تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سب بزرگوں کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ایک گھنٹہ تک مختلف نصائح فرماتے رہے۔ آج جبکہ ان کی روانگی کا دن تھا مکرم فضل کریم صاحب پراچہ نے اپنے مخلص بھائیوں کی خدمت میں ناشتہ پیش کیا جسکے بعد سارے گروپ کا فوٹو لیا گیا۔ ان بھائیوں کو الوداع کہنے کیلئے بہت سے دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ آخر پونے آٹھ بجے کے قریب ٹرک آئے تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب دیگر خاندان نبوت کے نونہالوں کے ہمراہ الوداع کہنے کے لئے تشریف لے آئے۔ جب قافلہ تیار ہو چکا۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی تشریف لائے اور سب عشاق کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں دعاؤں کے ساتھ اس قافلہ کو روانہ کیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب جانثار احباب پر اپنے فضل نازل فرمائے اور ان کیساتھ ہو۔ عشاق احمد کے دوسرے قافلہ کی تیاری شروع ہے مخلصین کو چاہیئے کہ وہ فوراً اپنے نام دفتر حفاظت لاہور میں بھجوا دیں۔

پاکستانی لیڈروں سے شکایت

لاہور ۱۱ مئی۔ حکومت آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس نے ایک بیان میں باشندگانِ پاکستان سے اپیل کی ہے کہ وہ حالات کشمیر کی نزاکت کو سمجھیں اور وقت کی ضرورت کو پہچانیں۔ آپ نے مزید فرمایا۔ مجھے پاکستان کے لیڈروں سے شکایت ہے کہ انہوں نے کشمیر کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اور کشمیر کے معاملے میں بے جا طریق پر غیر جانبدارانہ رویہ اختیار کئے رکھا۔

ہندوستانی کمپنیوں کے حصہ داروں کیلئے اطلاع

لاہور ۱۱ مئی ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ جو لوگ ہندوستان کی کمپنیوں کے حصے دار ہیں۔ اور اب پاکستان میں رہتے ہیں۔ اُنہیں چاہیئے کہ رجسٹرار جائنٹ سٹاک کمپنیز مغربی پنجاب لاہور کو اپنے حصوں کے متعلق تفصیلات بہم پہنچائیں ان میں کمپنی کا نام رجسٹرڈ دفتر کا پتہ سرٹیفکیٹ کے نمبر اور ادا شدہ سرمائے کا بھی ذکر کریں۔

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

میں کتنا خوش قسمت ہوں!

(مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم کے قلم سے)

جب کبھی تنہائی کی گھڑیوں میں مَیں اپنے ماضی پر نظر دوڑا کر حال پر غور کرتا ہوا مستقبل کے تصور میں کھو جاتا ہوں۔ تو بے اختیار میرے منہ سے جو الفاظ نکل جاتے ہیں۔ وہ یہی ہیں جو پیشانی مضمون پر مندرج ہیں یعنی "میں کتنا خوش قسمت ہوں" آپ حیران تو ضرور ہوں گے کہ آخر اس کا مطلب کیا۔ اور اس کی خوش قسمتی کا سبب کیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اگر آپ فوراً اپنے ہی ذہن سے یہ سوال کر بیٹھیں۔ کہ آخر اس کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے۔ تو کئی جوابات آپ کے دماغ میں آئیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا اور آپ کا دماغ شاید ایک ہی فیصلہ پر متفق ہو۔ بہرحال آپ شوق ضرور رکھیں گے۔ کہ میرے جواب سے بھی آگاہ ہو جائیں۔ اور میری خوش قسمتی کے اسباب کا بھی آپ کو علم ہو جائے بھلا اس سے بڑھ کر میری خوش قسمتی اور کیا ہو گی۔ کہ خدا نے مجھے احمدی ماں باپ کے گھر پیدا کیا۔ مجھے اس نے اپنے خاص فضل سے پڑھنے لکھنے۔ نوجوان ہونے۔ شعور و ادراک کے پانے کی توفیق دی۔ مجھے عقل دی۔ اور اپنے خاص فضل سے یہ خاص شرف عطا کیا کہ میں اپنی ناچیز اور حقیر سی زندگی کو محض اس کے دین کی خاطر اپنے پیارے آقا کے قدموں میں لا کر رکھ دوں۔ اور کہہ دوں ؎

"لے بس اب میرے نظامِ زندگی کو تو سنبھال
تجھ کو اپنے سے زیادہ معتبر پاتا ہوں میں"

اور پھر میرے اس آقا نے میرے رہوارِ حیات کو اس جادہ پہ چلایا ہو کہ جس پر چلنے والا اس امت کا ایک فرد شمار ہوتا ہے جس کے متعلق خدا نے خود فرما دیا۔ واولٰئک ھم المفلحون۔ شاید آپ یہاں الجھ سے جائیں گے۔ میری مراد قرآن مجید کی اس آیت سے ہے کہ ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون (رکوع ۲ پارہ ۴)

چنانچہ اسلامی کلچر کی حفاظت۔ دعوت الی الخیر نہی عن المنکر اور امر بالمعروف جیسے اہم فرائض بجا لانے والی امت کو تیار کرنے کے لئے جس مقدس درسگاہ مدرسہ احمدیہ کی بنیاد خود میرے آقا مسیح موعود علیہ السلام کے مقدس ہاتھوں نے رکھی۔ میں اسی درسگاہ کا طالب علم ہوں اور وہاں خدا کے فضل سے اپنے مشفق لائق۔ اور جہاندیدہ اساتذہ کی زیر نگرانی ہر اس ضروری ہتھیار سے مسلح ہو رہا ہوں جس کی ضرورت مجھے اسلام کا سپاہی ہونے کی حیثیت سے باطل کے مقابلہ پر پڑے گی۔

اب خود ہی بتائیے اگر وہ شخص خوش قسمت نہ ہو۔ تو اور کون ہوگا۔ جو محض اس مقصد کے لئے طیار ہو رہا ہو۔ کہ وہ اسلام کا بہترین سپاہی بن سکے۔ اور اپنی جان کو اس مقدس راہ میں فدا کر کے خدا تعالےٰ کی رضاء اور ابدی انعامات کا وارث بن سکے۔

پس میرا بھی یہی مقصد ہے۔ اور اس مقصد کے ہوتے ہوئے ہی یہ کہتا ہوں کہ یقیناً میرا مستقبل شاندار ہے۔ مجھے اپنے محسن خدا پر یقین ہے جس نے مجھ سے گناہ پر گناہ پر دیکھا اور احسان پر احسان کیا کہ وہ اپنی شفقت خاص سے میری غلطیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مجھے خدمت دین جیسی بیش بہا دولت سے نوازے گا۔ اور مجھے توفیق دے گا کہ میں اپنے مقصد زندگی سے ہمکنار ہو سکوں

آپ شاید یہ نہ سمجھیں کہ میں ہی خوش قسمت ہوں۔ مجھ جیسے میرے اور بھی کئی بھائی ہیں جو شاید اس مقام میں مجھ سے آگے ہی ہوں گے (بہرحال) ہر شخص کا اپنا اپنا مقام ہے

یقیناً یہ بھی میری "خوش قسمتی" ہی ہوگی۔ اگر میں آپ کو یہ دعوت دے سکوں۔ کہ آپ اگر خود نہیں تو اپنے بھائی یا اپنے بیٹے یا اپنے عزیز کے متعلق یہ کہنے کے قابل ہو سکیں کہ وہ کتنا خوش قسمت ہے! اس کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اگر وہ مڈل پاس کر چکا ہے۔ تو اسے آج ہی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے بھیج دیں۔ اور اس کی ناپائیدار زندگی کو دوام بخشنے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اسے لائیے اور میرے مقدس آقا کے قدموں پر لا کر کہہ دیجئے کہ اے ہمارے آقا موسیٰ کی قوم نے تو کہدیا تھا کہ جا تو اور تیرا رب جا کر لڑ۔ لیکن اے آقا خدا کے فضل سے ہم تیرہ سو سال قبل کے بزرگوں کی اولاد سے ہیں۔ ہم سے ایسی غداری کی توقع ہرگز نہ رکھ۔ ہم عشق و وفا کے بندے ہیں اور خدا کی دی ہوئی طاقتوں سے تیرے ہاتھ پر کئے ہوئے عہد کو نبھائینگے۔ انشاء اللہ

پس اس عزیز کے مستقبل کی باگ ڈور سنبھال اور اسلام کی ضرورت کے مطابق اس سے جس طرح چاہے کام لے۔

تب واقعی آپ بھی کہہ سکینگے کہ جس طرح یہ خوش قسمت ہے۔ میں یا میرا فلاں عزیز بھی خوش قسمت ہے۔ انشاء اللہ۔ واقعی میں کتنا خوش قسمت ہوں!

الحمد للہ۔

تمباکو نوشی اور اسلام

الاستقامۃ فوق الکرامۃ

اخبار الفضل میں یہ اطلاع پڑھ کر کہ قادیان کے پینتالیس درویشوں نے حقہ نوشی کی عادت کو ترک کر دیا ہے از حد مسرت حاصل ہوئی۔ جزاھم اللہ خیراً

قرآن کریم بنی نوع انسان کے لئے ابدی شریعت ہے اور اصولی طور پر اس میں ہر ایک اہم امر کے متعلق روشنی موجود ہے۔ چنانچہ حقہ بیڑی سیگرٹ سگار نوشی کی ممانعت میں بھی متعدد آیات پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن سے واضح طور پر اس ناپاک چیز کی ممانعت ثابت ہوتی ہے۔

پہلی آیت والذین ھم عن اللغو معرضون۔ یعنی مومنوں کی ایک صفت یہ ہے کہ وہ لغو کاموں اور لچر حرکات سے احتراز و اعراض کرتے ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ حقہ نوشی سگریٹ کشی ایک لغو ترین فعل ہے۔ جس میں مال ضائع ہوتا ہے۔ وقت اکارت جاتا ہے۔ صحت برباد ہوتی ہے۔ پس اس آیت کی روشنی میں بھی حقہ نوشی کی صاف ممانعت معلوم ہوتی ہے۔

دوسری آیت یاایھا الرسل کلوا من الطّیبات الخ کیا مطلب کہ اے رسولو پاکیزہ چیزیں استعمال کرو۔ اب صاف ظاہر ہے کہ تمباکو کسی لحاظ سے بھی طیبات کی مد میں نہیں آتا۔ پس اس کا کسی رنگ وصورت میں بھی استعمال اس آیت کے صریح خلاف ہے۔ مومنوں و رسولوں کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

تیسری آیت والرجز فاھجر۔ اے مخاطب تو ہر قسم کے گند اور پلیدی کو چھوڑ دے۔ یہ آیت ہمارے سلسلہ کے ایک بزرگ کو الہام ہوئی۔ جو حقہ نوشی کے عادی تھے اور تفہیم یہ ہوئی کہ حقہ چھوڑ دو۔ کیونکہ نہ صرف یہ خود پلید اور گندی چیز ہے۔ بلکہ پانی جیسی پاک چیز کو بھی ناپاک اور بدبودار اور ناقابل استعمال بنا دیتی ہے۔

چوتھی آیت۔ ولا تبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین الخ اور فضول خرچی نہ کرو۔ فضول خرچی کرنیوالے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا نافرمان ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ حقہ نوشی پہ جو رقم خرچ کی جاتی ہے وہ اسراف میں داخل ہے اور اسراف یعنی فضول خرچی کی ممانعت اس آیت سے بالصراحت ثابت ہے۔ بلکہ مسرفین کو شیطان کے بھائی اور اللہ تعالےٰ کے دشمن قرار دیا گیا ہے۔ تو حقہ نوش کیا ہوئے؟ خود سمجھ لو۔

پانچویں آیت ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللّٰہ علیہ وانہ لفسق اور نہ کھاؤ اس چیز کو جس پر اللہ تعالےٰ کا نام نہ لیا جاوے۔ یہ البتہ نافرمانی ہے۔ اس آیت میں اس جانور کا ذکر ہے۔ جو بغیر تکبیر پڑھے ذبح کیا جاوے یا شکار کیا جاوے۔ لیکن حقہ کی ممانعت کا بھی استنباط ہو سکتا ہے کیونکہ حقہ سگریٹ کو بھی کوئی انسان اللہ کا نام لے کر استعمال نہیں کرتا۔ متقی تو اس چیز سے بھی پرہیز کرتا ہے۔ جس میں نو حصہ جواز اور ایک حصہ ممانعت کا شک ہو۔ لیکن کٹ حجتی کرنیوالے کے لئے کھلی دلیل بھی کوئی فائدہ نہیں دے سکتی۔ حدیث شریف میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لہسن پیاز مولی جیسی بدبودار چیزوں کو کھا کر مسجد یا مجلس میں آنے سے منع فرمایا ہے۔ نیز فرمایا ہے کہ جس بدبودار چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے۔ روزوں کے دنوں میں حقہ نوش روزہ داروں کے منہ سے صبح کے وقت سخت بدبو آیا کرتی ہے اور غیر حقہ نوش نمازی سخت پریشان ہو جاتے ہیں۔ حقہ نوش اعتکاف جیسی خاص عبادت سے بھی محروم رہتا ہے۔ جس کا سال میں صرف ایک بار موقعہ ملتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ بھی اس کی ممانعت میں موجود ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مجدد صدی دوازدھم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مبشرات میں فرماتے ہیں کہ میں نے رویا میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے حقہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا حرام ہے۔

باقی صفحہ ۷ پر

روزنامہ الفضل
۱۲ مئی ۱۹۴۸ء

مسٹر ولوڈی کا جواب

سر محمد ظفر اللہ خاں پاکستان وفد کے لیڈر نے اپنی تقریر حفاظتی کونسل کے روبرو انڈین یونین کے خلاف پاکستان کے تین الزامات کے متعلق جو تفصیلی بحث کی۔ اس کے جواب میں مسٹر ایم۔کے ولوڈی (ہند) نے جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کے مطالعہ سے ہر ایک پر یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ہند کے پاس ان الزامات کا کوئی وزن دار جواب نہیں ہے۔ مسٹر ولوڈی کی جوابی تقریر کا ماحصل یہ ہے۔ کہ اول تو یہ الزامات ایسے نہیں۔ جن کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہو۔ دوئم ان الزامات کی تحقیقات میں وقت اور روپیہ ضائع ہوگا۔ چنانچہ معاہدات کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔

"بالفرض اگر ہند ان معاہدات کی تکمیل میں ناکام رہا ہے۔ تو کیا یہ سوال حفاظتی کونسل میں پیش کرنے کے قابل ہے؟ میری دانست میں حفاظتی کونسل بین الاقوامی امن و حفاظت کے مسائل ہی کو سن سکتی ہے یا ایسے مسائل جو بین الاقوامی امن اور حفاظت پر اثر انداز ہوں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ پاکستان یا ہند اگر اپنے معاہدات کی تکمیل نہ کرسکیں۔ تو اس کا نتیجہ ایسا ہوگا۔ جس سے بین الاقوامی امن و حفاظت خطرہ میں پڑ جائینگے۔"

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر ولوڈی محض قانونی موشگافیوں سے حفاظتی کونسل کی توجہ اصل بحث سے پھرانے کی کوشش فرما رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جن معاہدات کا سر محمد ظفر اللہ خاں نے حوالہ دیا ہے۔ یہ معمولی معاہدات نہیں جو دو حکومتوں میں تعلقات ہموار کرنے کے لئے آپس میں کئے جاتے ہیں۔ بلکہ یہ معاہدات تقسیم کی شرائط کا ایک حصہ تھے۔ سر ظفر اللہ خاں کا بنیادی اعتراض یہ ہے کہ ہند نے تقسیم کو گو بظاہر قبول کر لیا۔ لیکن دل سے قبول نہیں کیا اس نے عملاً تقسیم کو ناممکن بنانے کے لئے ہر جائز و ناجائز طریقہ استعمال کیا۔ تا کہ پاکستان اتنا کمزور ہو جائے۔ کہ وہ پرانی عمارت کی طرح کھوکھلا ہو کر خود بخود اپنے پاؤں پر آ پڑے۔ اسی نیت سے اس نے اس کا روپیہ روکا۔ اسی نیت سے اس نے وہ سامان جو اس کے حصہ کا تھا۔ اب تک پاکستان کے حوالے نہیں کیا۔

جو تباہی کی سکیم ہند نے پاکستان کے خلاف سوچی ہوئی تھی۔ ان معاہدات کی تکمیل نہ کرنا اسی بڑی سکیم کا ایک اہم جزو تھا۔ اس بڑی سکیم کے کئی ایک پہلو تھے۔ جن میں سے ایک پہلو یہ بھی تھا۔ اگر اس وسیع سکیم میں رکھ کر ان معاہدات کی اہمیت پر غور کیا جائے۔ تو یقیناً ان کی تکمیل سے عمداً گریز کرنا ایک ایسا فعل ہے۔ جو دونوں حکومتوں کے درمیان ایسے واقعات کے ظہور کی بنیاد بن سکتا ہے کہ جن سے بین الاقوامی امن و حفاظت پر براہ راست اثر پڑ سکتا ہے۔ اگر پاکستان حوصلہ مندی اور تحمل سے کام نہ لیتا۔ تو یقیناً دونوں ملکوں کے درمیان جنگ ہو جانا ناممکن نہ تھی۔

مسٹر ولوڈی کا ان معاملات کو حفاظتی کونسل میں زیر بحث لانے سے گریز کرنا خود اس امر پر دال ہے۔ کہ ہند کی پوزیشن اس بارے میں کتنی کمزور ہے ہند نے حفاظتی کونسل میں اپنے تمام دعاوی میں تقریباً اسی قسم کی پوزیشن اختیار کی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس وطیرے سے ہند کا قانونی بہانہ سازی کے فن میں طاق ہونا تو ضرور ثابت ہوتا ہے۔ لیکن عدل و انصاف کی کسوٹی پر وہ کھرا ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کی رائے عامہ میں اس کی اخلاقی شکست یقینی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

مرادیں لوٹ لیں دیوانگی نے
نہ دیکھی کامیابی آگہی نے

مری جانب جونہی دیکھا کسی نے
نظر آنے لگے ہر جا دفینے

مزاجِ یار کو برہم کیا ہے
مری الفت مری دلبستگی نے

زمین و آسماں کی بادشاہت
عطا کی مجھ کو تیری بندگی نے

جدائی کا خیال آیا جو دل میں
لگے آنے پسینوں پر پسینے

کنارہ آہی جائیگا کبھی تو
چلائے جا رہے ہیں ہم سفینے

اُسی کے در پہ اب دھونی رما دو
کیا ہے فیصلہ یہ میرے جی نے

جو میرا تھا اب اس کا ہو گیا ہے
مرے دل سے کیا یہ کیا کسی نے

جدائی میں تری تڑپا ہوں برسوں
یونہی گزرے ہیں ہفتے اور مہینے

وہ مہ رُخ آ گیا خود پاس میرے
لگائے چاند مجھ کو بے کسی نے

وہ آنکھیں جو ہوئیں الفت میں بے نور
بنیں وہ اس کے زیور کے نگینے

اسی کا فضل ڈھانپیگا مِرا ستر
نہ کام آئینگے پشمینے مرینے

پرستارانِ زر یہ تو بتاؤ
غریبوں کو بھی پوچھا ہے کسی نے

کنوئیں جھانکا کیا ہوں عمر بھر میں
ڈبویا مجھ کو دل کی دوستی نے

انہیں ٹوٹا ہی سمجھو ہر گھڑی تم
وہ دِل جو بن رہے ہیں آبگینے

خدارا اس کو رہنے دیں سلامت
یہ دِل مجھ کو دیا تھا آپ ہی نے

علامت کفر کی ہے تنگیٔ نفس
مگر اسلام سے کھلتے ہیں سینے

وہی ہیں غوطہ خورِ بحرِ ہستی
دُر رسے ہیں بھرے جنکے سفینے

مہاجر بننے والو یہ بھی سوچا
کہ پیچھے چھوڑے جاتے ہو دفینے

ایک ہم — اور ایک وہ

مسلمانوں کو سیاست حاضرہ میں جتنا نقصان اپنوں سے پہنچا ہے اتنا بیگانوں سے نہیں پہنچا۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ یہیں گزشتہ ایام میں جو ملکی انقلاب ہوا ہے۔ اس کے دوران میں فریق مخالف نے مسلمانوں کے خلاف جتنا بھی فائدہ اٹھایا ہے۔ وہ خود مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اٹھایا ہے۔ مسلمانوں نے یہ زخم ایک دفعہ نہیں دو دفعہ نہیں بلکہ بیسیوں دفعہ کھائے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ہم پھر بھی سبق نہیں سیکھتے۔

پچھلے دنوں جو مغربی پنجاب کے بعض اخبار نویس مشرقی پنجاب میں گئے تھے۔ ان کے جانے کے بعد ہی بعض اخبار نویسوں نے نہ معلوم کس وجہ سے جانے والوں کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا۔ ان اخبار نویسوں کی وہاں جو آؤ بھگت حکومت کی طرف سے ہوئی۔ اس نے اور بھی جلتی پر تیل کا کام کیا۔

چاہیئے تھا کہ یہ قصہ اب ختم ہو جاتا۔ اور کوئی کام کی باتیں کی جاتیں۔ لیکن مشرقی پنجاب کے اخبار نویس ہماری کمزوریوں کو خوب سمجھتے ہیں۔ انہوں نے جب دیکھا۔ کہ مغربی پنجاب کے پریس میں اس بات پر باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ تو انہوں نے اپنی پرانی عادت کے مطابق اسی سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیا۔ اور روز کبھی "اجیت" کبھی "جے ہند" کبھی "پرتاپ" میں ایسی خبر چھپ جاتی ہے۔ جس سے جانے والوں کے مخالفین بھڑک اٹھتے ہیں۔ اور کہنے لگتے ہیں دیکھا جو کچھ ہم سمجھتے تھے۔ درست ہے کہ نہیں۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ چند اخبار نویس کس طرح پاکستان اور ہندوستان کو متحد بنانے کی سازش کر سکتے ہیں۔

وہم اور احساس کمتری کی اس سے بڑی مثال شائد ہی مل سکے۔ یہ اخبار نویس پاکستان اور ہند

کو ایک بنا سکیں یا نہ بنا سکیں۔ یہ الگ بات ہے مگر اس میں کوئی شک نہیں رہا۔ کہ مشرقی پنجاب کا پریس مغربی پنجاب کے پریس میں پھوٹ ڈالنے میں ضرور کامیاب ہو رہا ہے۔

ہماری وزارتیں

پاکستان میں ایسے عناصر موجود ہیں جو ملک کے امن کو درہم برہم کرنے کے درپے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے وزراء کو چاہیئے۔ کہ نہایت احتیاط سے کام لیں۔ اور صرف خدمت قوم کو اپنا مقصد حیات بنائیں۔ ورنہ ان کی ذرا ذرا سی لغزش سے مخالف عناصر فائدہ اٹھا کر عوام کو بھڑکانے کی کوشش کریں گے۔

مسٹر کھوڑو کی برطرفی سے لوگوں میں جہاں قائد اعظم کی طرف سے عزت و تکریم کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہاں وزارتوں کی طرف سے بدظنی بھی بڑھ گئی ہے۔ جس سے دشمنان ملک و قوم کے اغراض کو بہت تقویت پہنچتی ہے۔

مکرم پیر اکبر علی صاحب پر فالج کا حملہ

ایک گزشتہ پرچہ میں یہ اطلاع شائع کی جا چکی ہے۔ کہ مکرم پیر اکبر علی صاحب پر فالج کا حملہ ہوا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فالج کا اثر بائیں ٹانگ اور بازو پر نہیں بلکہ دائیں ٹانگ اور بازو پر ہے۔ احباب مکرم پیر صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

تقرر سیکرٹری مال

جماعت احمدیہ باٹا پور ضلع لاہور کے سیکرٹری مال خواجہ رحمت اللہ صاحب بٹ کی بجائے ملک بشیر احمد صاحب کو سیکرٹری مال مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب ان سے تعاون فرمائیں۔
ناظر بیت المال

تکرار فی الکلام

از مکرم محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی سروبایا جاوا

قرآن کریم کو غیر الہامی کتاب ثابت کرنے کے لئے یسوعی حضرات بعض عجیب اور دور از عقل اعتراض کیا کرتے ہیں۔ ایسے ہی اعتراضوں میں سے ایک اعتراض سورہ الرحمٰن کی نسبت ہے ان کا کہنا ہے کہ اس سورۃ میں آیت فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن کو کئی بار دوہرایا گیا ہے۔ اور یہ تکرار حسن کلام کے خلاف ہے۔

اس اعتراض کی نوعیت پر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ اعتراض یا تو اس روایتی عداوت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ جو مسیحیوں کو اسلام سے ہے۔ یا پھر اس لاعلمی کی بناء پر کیا گیا ہے۔ جو انہیں خود اپنی کتاب مقدس سے ہے۔ اگر تو جذبات عداوت سے مغلوب ہو کر یہ اعتراض کیا گیا ہے۔ تو مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی بھی جواب خواہ وہ کتنا ہی طبعی اور حقیقی ہو ان کی مشتعل طبائع کو تسکین نہیں دے سکیگا کیونکہ عداوت وہ چیز ہے جو آنکھوں کو اندھا اور ادراک کو مفلوج کر دیتی ہے۔ لیکن اگر یہ اعتراض عدم علم کی وجہ سے کیا گیا ہے۔ تو ان سے عرض کرونگا۔ کہ وہ داؤد علیہ السلام کی زبور ۱۳۶ کی مندرجہ ذیل آیات کا مطالعہ کریں۔ جہاں لکھا ہے۔

"خداوند کا شکر کرو کیونکہ وہ بھلا ہے کہ اس کی شفقت[1] ابدی ہے۔ الہوں کے خدا کا شکر کرو۔ کہ اس کی شفقت[2] ابدی ہے۔ مالکوں کے خدا کا شکر کرو کہ اس کی شفقت[3] ابدی ہے۔ اسی کا جو اکیلے بڑے بڑے عجیب کام کرتا ہے۔ کہ اس کی شفقت[4] ابدی ہے، اسی کا جس نے دانائی سے آسمان بنایا۔ کہ اس کی شفقت[5] ابدی ہے۔ اسی کا کہ جس نے زمین کو پانی پر پھیلایا کہ اس کی شفقت[6] ابدی ہے۔ اسی کا کہ جس نے بڑے بڑے نیر بنائے کہ اس کی شفقت[7] ابدی ہے۔ دن کو حکومت کرنے کے لئے آفتاب کہ اس کی شفقت[8] ابدی ہے۔ رات کو حکومت کرنے کے لئے ماہتاب اور ستارے کہ اس کی شفقت[9] ابدی ہے اسی کا جس نے مصر کے پلوٹھوں کو مارا کہ اس کی شفقت[10] ابدی ہے۔ اور اسرائیل کو ان میں سے نکال لایا کہ اسکی شفقت[11] ابدی ہے۔ قوی ہاتھ اور بلند بازو سے کہ اس کی شفقت[12] ابدی ہے۔ اسی کا جس نے بحر قلزم کو دو حصے کر دیا کہ اس کی شفقت[13] ابدی ہے۔ اور اسرائیل کو اس میں سے پار کیا۔ کہ اس کی شفقت[14] ابدی ہے۔ لیکن فرعون اور اس کے لشکر کو بحر قلزم میں ڈال دیا۔ کہ اس کی شفقت[15] ابدی ہے، اسی کا جو بیابان میں اپنے لوگوں کا راہنما ہوا۔ کہ اس کی شفقت[16] ابدی ہے۔ اسی کا جس نے بڑے بڑے بادشاہوں کو مارا کہ اس کی شفقت[17] ابدی ہے۔ اور نامور بادشاہوں کو قتل کیا کہ اس کی شفقت[18] ابدی ہے اموریوں کے بادشاہ سیحون کو کہ اس کی شفقت[19] ابدی ہے۔ اور بسن کے بادشاہ عوج کو اس کی شفقت[20] ابدی ہے۔ اور ان کی زمین میراث کر دی کہ اس کی شفقت[21] ابدی ہے۔ یعنی اپنے بندہ اسرائیل کی میراث کو کہ اس کی شفقت[22] ابدی ہے جس نے ہماری پستی میں ہم کو یاد کیا کہ اس کی شفقت[23] ابدی ہے۔ اور ہمارے مخالفوں سے ہم کو چھڑایا کہ اس کی شفقت[24] ابدی ہے۔ جو سب بشر کو روزی دیتا ہے کہ اسکی شفقت[25] ابدی ہے۔ آسمان کے خدا کا شکر کرو کہ اسکی شفقت[26] ابدی ہے۔"

مزید اضافۂ علم کی خاطر "واعظ" کے پُر از نصیحت موعظت وعظ کو بھی سنیئے وہ فرماتے ہیں:-

"ہر چیز کا ایک موقعہ اور ہر کام کا جو آسمان کے نیچے ہوتا ہے ایک وقت[1] ہے۔ پیدا ہونے کا ایک وقت[2] ہے۔ اور مر جانے کا ایک وقت[3] ہے درخت لگانے کا ایک وقت[4] ہے۔ اور لگائے ہوئے کو اکھاڑنے کا ایک وقت[5] ہے۔ مار ڈالنے کا ایک وقت[6] ہے۔ اور شفا دینے کا ایک وقت[7] ہے۔ ڈھانے کا ایک وقت[8] ہے اور تعمیر کرنے کا ایک وقت[9] ہے۔ رونے کا ایک وقت[10] ہے اور ہنسنے کا ایک وقت[11] ہے غم کھانے کا ایک وقت[12] ہے اور ناچنے کا ایک وقت[13] ہے۔ پتھر پھینکنے کا ایک وقت[14] ہے اور پتھر بٹورنے کا ایک وقت[15] ہے۔ ہم آغوشی کا ایک وقت[16] ہے۔ اور ہم آغوشی سے باز رہنے کا ایک وقت[17] ہے۔ حاصل کرنے کا ایک وقت[18] ہے اور کھو دینے کا ایک وقت[19] ہے۔ رکھ چھوڑنے کا ایک وقت[20] ہے اور پھینک دینے کا ایک وقت[21] ہے۔ پھاڑنے کا ایک وقت[22] ہے اور سینے کا ایک وقت[23] ہے۔ چپ رہنے کا ایک وقت[24] ہے۔ اور بولنے کا ایک وقت[25] ہے۔ محبت کا ایک وقت[26] ہے اور عداوت کا ایک وقت[27] ہے جنگ کا ایک وقت[28] ہے۔ اور صلح کا ایک وقت[29] ہے۔ (واعظ باب ۳)

زبور اور واعظ کے ان محولات کی روشنی میں میں اپنے مسیحی دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ جب یہاں "اس کی شفقت ابدی ہے" کے الفاظ کو ۲۶ مرتبہ اور "ایک وقت ہے" کے الفاظ کو ۲۹ مرتبہ دوہرایا گیا ہے۔ تو کیا یہ تکرار نہیں؟ اور اگر تکرار ہے۔ تو کیا یہ حسن کلام کے خلاف نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تکرار فی الکلام کو حسن کلام کے خلاف سمجھنے میں معترض نے بہت مبالغہ سے کام لیا ہے۔ شائد اسے معلوم نہیں کہ یہی تکرار بعض صورتوں میں اہل کلام کے نزدیک عین حسن کلام بلکہ کلام کی جان ہوتا ہے۔ اور اصطلاح میں اس وقت اسے حسن تکرار کہا جاتا ہے۔ گو ایک حد تک اور بعض حالتوں میں تکرار فی الکلام حسن کلام کے منافی بھی ہوتا ہے۔ لیکن ہر موقعہ پر اسے قاعدہ کلیہ بنانا ایک شدید ادبی غلطی اور علم کلام پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ لہذا کسی کلام کی نسبت فوراً یہ فتوے صادر کر دینا کہ وہ تکرار کی وجہ سے قبیح کلام بن گیا مناسب نہیں ہے۔ اور پھر کلام الٰہی کے متعلق اس قسم کی عجلت پسندی تو اور بھی قابل افسوس امر ہے۔

اب صرف یہ سوال باقی رہتا ہے کہ آیت متذکرہ بالا کو بار بار بیان کرنے میں کیا حکمت تھی تو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ خدا رحمٰن ہے۔ اور قدرے تفصیل یہ ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انسان پر لاانتہا احسان کئے۔ اس کی زندگی کے قیام کے لئے ہر قسم کے اسباب اور اس کی ترقی کے سب سامان پیدا کئے۔ یہ سب کچھ اس لئے کیا کہ اسکی مخلوق کا یہ حیوان ناطق اپنے مولےٰ سے محکم رشتہ قائم کرلے۔ اور اس کی صحبت و قربت سے لطف اندوز ہو سکے۔ لیکن یہ انسان کچھ ایسا ضعیف اور ظلوماً جہولاً واقع ہوا ہے۔ کہ اپنے رحمٰن خدا کے احسانات کو بھول جاتا ہے اس کے اکرام و عطایا کا شکریہ ادا نہیں کرتا۔ خدا کی رحمت نہیں چاہتی۔ کہ اس کا بندہ ان غفلتوں کا شکار رہے۔ اور اپنی اس خوابیدگی کی وجہ سے نعماء الٰہی کے باب کو اپنے اوپر بند کرلے۔ اس لئے مہربان خدا آتا ہے۔ اور اپنے غافل بندے کو اس کی پُر غفلت نیند سے بیدار کرتا ہے۔ اور اسے بتاتا ہے کہ اسپر کیا کیا احسانات کئے گئے۔ اور فوز و فلاح کی راہیں کس طرح اس کے لئے کھولی گئیں۔ یہ سب باتیں خدا تعالےٰ اپنے بندے سے بار بار اور مختلف پیرایوں میں کہتا ہے۔ تاکہ وہ اپنے منعم خدا کا بندہ بن جائے۔ اور اس سے مزید انعام حاصل کرسکے۔

اس سورۃ میں کہ اس کا عنوان ہی "الرحمٰن" ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس میں اپنے احسانات کا ۲۴ بار بار ذکر کیا ہے۔ تاکہ انسان اس کے احسانات کو یاد کرکے اس کا شکر گزار ہو۔ اور شکر گزار ہو کر ہدایت حاصل کرے۔ اور جب اسے ہدایت مل جائیگی تو سمجھو اسے اپنے مولےٰ کا قرب حاصل ہو گیا۔ اور یہی حیات انسانی کی آخری مطمح منزل ہے۔

اب کوئی یہ بتائے کہ کیا خدا کا اپنے غافل بندوں کو اپنی ندائے لطف و محبت سے بار بار پکارنا کوئی ایسا بُرا فعل ہے۔ کہ اس کی نسبت بڑی جرأت و بسالت یا کمال حمق و جہالت سے یہ کہدیا جائے کہ خدائے حکیم کا کلام حسن کلام سے عاری ہے۔

دنیا کے کنارے تک ہالینڈ میں تبلیغ اسلام

رپورٹ کارگذاری ہالینڈ مشن بابت ماہ مارچ ۱۹۴۸ء

(مکرم جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ ہالینڈ)

ہالینڈ میں بفضلہ تعالیٰ تبلیغ اسلام کا کام وسعت اختیار کر رہا ہے حلقہ واقفیت بڑھ رہا ہے۔ احمدیت کا چرچا ملک بھر میں وسیع ہو رہا ہے۔ اس ماہ بھی کام کو خوش اسلوبی سے سر انجام دینے کی کوشش جاری رہی ۔ ذیل میں مختصر طور پر کارگذاری درج کی جاتی ہے

ہالینڈ کے پانچ صد چیدہ احباب کی خدمت میں دعوت اسلام

ایسٹر کے موقع پر ڈچ زبان میں ایک ٹریکٹ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کو مسیح کی آمد ثانی کے طور پر انجیل کے حوالہ جات سے ثابت کیا گیا تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بتائی ہوئی علامات پر بحث کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو پیش کیا تھا۔ پانچ صد کی تعداد میں ... کلوٹا ئل اور اپنے پہلے ڈچ ٹریکٹ کے ہمراہ پارلیمنٹ کے ممبروں۔ یونیورسٹی کے پروفیسروں اور ... کے طلباء ملک بھر کے روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات کے ایڈیٹران۔ پریس ایجنسیاں چیدہ چیدہ پادریوں۔ چرچ سوسائیٹیز اور دیگر احباب کو ڈاک میں بھجوایا۔ بعض احباب نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور بذریعہ خطوط مزید لٹریچر اور معلومات کا مطالبہ کیا۔ خدا کے فضل سے اس طرح کئی ایک نئے دوستوں سے سلسلہ تبلیغ جاری ہو گیا۔

ڈچ وزیر اعظم سے جماعت احمدیہ کا تذکرہ

گذشتہ رپورٹ میں مسٹر اصغر کرامت علی صاحب کے متعلق تفصیلاً ذکر کیا جا چکا ہے۔ یہ ڈچ گی آنا کی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں۔ اور اسلامی امور سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ اس ماہ بھی راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کے سلسلہ میں ہالینڈ میں مقیم رہے۔ ان کے بیمار ہو جانے پر دو دفعہ ان کے ہوٹل میں جا کر عیادت کی۔ مرکز سے آمدہ اخبارات الفضل مطالعہ کے لئے دیئے۔ اخبارات کو انہوں نے دلچسپی سے پڑھا نیز اخبار کو اپنے نام جاری کرانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ ڈچ گی آنا میں لوگوں میں اسلامی مسائل سے دلچسپی پیدا کرنے کے لئے یہ اخبار بہت مفید ثابت ہو گا۔ مسٹر اصغر کرامت علی صاحب ہالینڈ کے وزیر اعظم جو کہ رومن کیتھولک ہیں سے ملے تو ہمارے مشن کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔ وزیر اعظم صاحب نے جواباً کہا۔ کہ انہیں اس اسلامی مشن کا علم ہے۔ اس استفسار پر کہ ان کا اس مشن کے متعلق کیا خیال ہے۔ کہا کہ انہیں بحیثیت وزیر اعظم کوئی اعتراض نہیں۔ البتہ بحیثیت رومن کیتھولک۔ اعتراض ضرور ہے۔ نیز کہا کہ ان کو انڈونیشیا یا دوسرے کسی اسلامی ملک میں کام کرنا چاہیئے اس جگہ انہیں کامیابی کی زیادہ امید نہیں رکھنی چاہیئے سچ ہے دنیا والوں کی سطحی نگاہ خدائی ارادوں کو نہیں سمجھ سکتی۔ انہیں کیا خبر کہ یہ خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ جو پورے ہو کر رہیں گے۔

دیگر احباب سے ملاقات:

مسٹر HGAERTHE سے جن کا گذشتہ رپورٹوں میں ذکر کیا جا چکا ہے۔ اس ماہ بھی ملاقاتیں کی جاتی رہیں۔ سلسلہ سے متعلقہ امور میں ان سے امداد حاصل کی جاتی رہی۔ بالخصوص تجارتی امور میں ان کے مشورے کافی حد تک مفید رہے

مسٹر VANMEL ZEN ایک اچھے نوجوان ہیں۔ ہمیشہ خوش اسلوبی سے پیش آتے ہیں۔ ان سے بھی ملاقات کے مواقع ملتے رہے۔ لائیڈن کے VANLEUEN ایک دفعہ ملنے آئے۔ ان سے مسیح کی پہلی موت اور مسیح کے مشن کے متعلق دیر تک بحث ہوتی رہی۔ ہماری تنقید سے عہدہ برآ ہونے سے عاجز آ گئے۔ اور لاجواب ہو کر رہ گئے۔

مسٹر وسٹرہ کر ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ پارسی خاتون کے خاوند ہیں۔ اور ایک مطبع کے مالک ہیں اس ماہ بھی ان کے ہاں جانے کا موقعہ ملا۔ وہاں چار اور دوست بھی موجود تھے۔ دیر تک ان سے اسلام اور احمدیت کے متعلق دلچسپ گفتگو کرنے کا موقعہ ملا۔ یہ ملاقات تعلقات کو استوار کرنے میں بہت مفید ثابت ہوئی۔ ایک رونز رائل ڈچ ایئر فورس کے ایک آفیسر سے ان کے دفتر جا کر ملاقات کی۔ اور دو گھنٹہ تک ان سے اسلام اور احمدیت کے متعلق گفتگو کی۔ کہ انہوں نے گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور ہر ممکن امداد کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ مسٹر کوننگ جو کہ آزاد خیال عیسائی ہیں۔ اور جن کا گذشتہ رپورٹوں میں ذکر آ چکا ہے سے بھی ملاقات کے مواقع ملتے رہے۔ ہر ممکن امداد کے لئے محبت سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ریورنڈ ڈاکٹر تراو سے دو دفعہ ملاقات ہوئی۔ یہ بھی آزاد خیال عیسائی ہیں ان سے اسلام کے متعلق دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ ان کی وساطت سے ایک خاتون جو کہ ڈاکٹر ہیں۔ اور ہرل چرچ کی انچارج ہیں۔ ریڈیو پر باقاعدہ ہفتہ وار پروگرام براڈکاسٹ کرتی ہیں سے بھی ملاقات ہوئی یہ ملاقات مشن سے متعلقہ امور کے بارہ میں مفید رہی مسٹر ہویک سے جو کہ صوفی موومنٹ سے تعلق رکھتے ہیں اور مصنف ہیں۔ بھی ایک دفعہ ملاقات ہوئی بعد میں ان سے اسلامی مسائل کے بارہ میں خط و کتابت بھی جاری رہی۔ فان خالسٹ ایمیلی سے بھی گاہے بگاہے ملاقات ہوتی رہی۔ ایک دفعہ ہمارے ہاں بھی آئے۔ انہیں تبلیغ کی جا رہی ہے۔ تمام افراد محبت سے پیش آتے ہیں۔ اس ماہ ایک دوست DE TONG سے تعارف ہوا۔ انہیں خاص طور پر تبلیغ کی جاتی رہی۔ لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا۔ انہیں اسلام سے دلچسپی پیدا ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت نصیب کرے۔ ایک شادی کی تقریب میں ایک دوست کی دعوت پر شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ اس موقعہ پر بعض احباب سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ ملا۔ ایک اور دوست BUURSMA ملنے کے لئے آئے۔ اڑھائی گھنٹہ کے قریب ان سے گفتگو ہوئی یہاں کے جرمن چرچ کے انچارج سے بھی اسلام کے متعلق بھی گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

تبلیغی سفر:

اس ماہ ہیگ کے علاوہ ہالینڈ کے دیگر شہروں میں کام کو وسعت دینے کی کوشش شروع کی گئی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں برادرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر ایمسٹرڈم گئے اور وہاں شہر کے مختلف حصوں میں ۷۰۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہمارے نئے احمدی بھائی مسٹر کوپلے کا اخلاص قابل داد ہے۔ انہوں نے ۵۰۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ نیز انہوں نے وہاں ایک جرمن دوست سے ملاقات کی۔ اور احمدیت سے واقفیت بہم پہنچائی۔

خاکسار کو اس ماہ تین دفعہ روٹرڈم جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں سات صد کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور بہت سے احباب سے ان کے ہاں جا کر ملاقاتیں کیں۔ ان میں سے تین خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک رومن کیتھولک فیملی مسٹر اور مسز پال سے گفتگو کی۔ انہوں نے اسلامی مسائل سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور اصرار کے ساتھ مجھے اڑھائی گلڈر چندہ اشاعت اسلام کے لئے دیا۔ اسی طرح ایک دوست ایڈورڈ BAKEER سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی خاص دلچسپی کا اظہار کیا اور اپنے چرچ میں تقریر کا موقعہ پیدا کرنے کی کوشش کا وعدہ کیا۔ ایک اور نوجوان BIERHUYS سے ملاقات ہوئی اسے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" مطالعہ کے لئے دی ہے۔ اور اسے خاص طور پر تبلیغ جاری ہے۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نوجوان کو حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ برادرم حافظ صاحب نے لائیڈن میں حلقہ اثر کو وسیع کرنے کی کوشش جاری رکھی۔ مسٹر الحطاس کو آپ خاص طور پر تبلیغ کرتے رہے۔ ایک دفعہ ہمارے ہاں بھی مسٹر الحطاس آئے۔ لائیڈن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ اچھے سنجیدہ اور سمجھدار ہیں احباب اس نوجوان کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسی طرح برادرم حافظ صاحب نے لائیڈن میں ایک اور فیملی GRIJHMA سے تعلقات پیدا کئے۔ آپ کو ایک دفعہ ARNHAM جانے کا بھی موقعہ ملا۔ وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ خاکسار کو ایک روز DELFT جانے کا بھی موقعہ ملا۔ وہاں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ ہیگ میں متعدد کوشش جاری رہی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ پینتیس کے قریب احباب نے دلچسپی کا اظہار کیا۔ ان سے خط و کتابت ہوتی رہی۔ بعض کو لٹریچر بھی مطالعہ کے لئے دیا گیا ہے۔

سوسائیٹیز میں شرکت:

اس ماہ کے شروع میں گاندھی جی کی یاد کے سلسلہ میں ایک تقریب میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔ ہیگ کی بڑی بڑی سوسائیٹیز نے مل کر گاندھی جی کو خراج تحسین ادا کرنے کے لئے تقاریر کا انتظام کیا۔ اس میٹنگ میں شمولیت بہت مفید رہی مختلف سوسائیٹیز کے ذمہ دار احباب سے تعارف پیدا کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح کئی نئے احباب سے ملاقات ہوئی۔ وہاں پر یونیورسل لیگ کے وائس پریذیڈنٹ سے بھی ملاقات ہوئی۔ دو دفعہ بعد میں بھی ان سے ملنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے اپنے ہاں ہمارے لیکچروں کا انتظام کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اسی طرح ادرش سوسائیٹی کے سیکرٹری مسٹر QREVE سے ملاقات ہوئی دو گھنٹہ تک انہیں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا قابل آدمی ہیں۔ ان سے تعلقات وسیع کرنے کی کوشش جاری ہے۔ اس سوسائیٹی کے ایک اجلاس میں کیمبرج کے ایک پروفیسر نے لیکچر دیا۔ بعد میں ان سے مل کر احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

لائیڈن میں میٹنگ:

اس ماہ بھی مسٹر الحطاس نے لائیڈن میں میٹنگ کا انتظام کیا۔ اس دفعہ زیادہ طلباء شمولیت کے لئے نہ آ سکے۔ البتہ یونیورسٹی کے اسسٹنٹ پروفیسر موجود تھے۔ بحث کا موضوع انسانی پیدائش کا مقصد تھا۔ برادرم حافظ صاحب نے بحث کو شروع کرتے ہوئے اسی بارہ میں اسلامی نقطۂ نظر پیش کیا۔ بعد میں سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ اسلام و احمدیت کے دیگر مسائل بھی زیر بحث آئے۔ خدا کے فضل و کرم سے میٹنگ ہر طرح کامیاب رہی

خاص طور پر زیر تبلیغ افراد:

اس ماہ بھی مسٹر VANTALINGEN اور KLERKS خاص طور پر زیر تبلیغ رہے۔ دونوں اسلام کی خوبیوں کے قائل ہیں۔ اول الذکر دوست تو اپنے آپ کو مسلم پیش کرتے ہیں۔ دونوں ملاقات کے لئے آتے رہے

ان کے گھر جا کر بھی انہیں تبلیغ کی جاتی رہی۔ بعض کتب بھی مطالعہ کے لئے دی گئی ہیں۔ ان دونوں کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ مسٹر الحطاس بھی بفضلہ تعالیٰ احمدیت کے قریب آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احمدیت کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ترجمہ قرآن کریم کے سلسلہ میں مصروفیت:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ڈچ ترجمہ قرآن کی طباعت کے سلسلہ میں بھی کوشش شروع رہی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں لیڈن کی دو فرموں (Amsterdam) اور ایک فرم اور ایمسٹرڈم کی دو فرموں سے ملاقات کی گئی۔ اس سلسلہ میں ہمارے احمدی بھائی مسٹر ظفر اللہ کارخ اور مسٹر کوپیلے اخلاص سے امداد کرتے رہے۔ جزاہم اللہ خیرا۔ یہ کام نہایت ہی بابرکت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کی خواہش کے مطابق اس مبارک کام کو بخیر و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔

تربیت جماعت:۔ ہمارے احمدی بھائی مسٹر ظفر اللہ کارخ اس ماہ تین دفعہ۔ مسٹر کوپیلے دو دفعہ اور ہماری احمدی بہن رضیہ تین دفعہ ملنے کے لئے آئیں۔ ان کی تربیت کے فرائض بفضلہ تعالیٰ سر انجام دیئے جا رہے ہیں۔ تینوں خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ سے عقیدت اور اخلاص رکھتے ہیں اور مشن سے متعلقہ امور میں امداد کے لئے خندہ پیشانی سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہمارے احمدی بھائی مسٹر عبد الرحمٰن کوپیلے بفضلہ تعالیٰ اخلاص میں ترقی کر رہے ہیں۔ احباب ان کی استقامت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔ ہماری محترم بہن کا اخلاص بھی قابل تقلید ہے۔ باوجود تنگ حالی کے وہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ سلسلہ کے لئے چندہ دے رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے اخلاص کو قبول فرمائے۔ آمین

ہفتہ وار میٹنگ:۔ تبلیغی کام کو باقاعدگی سے چلانے کے لئے ہفتہ وار میٹنگ کا اجراء کیا گیا۔ چنانچہ اس کے ہفتہ وار اجلاس ہوتے رہے۔ جن میں مشن کے مختلف کاموں کو خوش اسلوبی سے چلانے کیلئے باہم غور و فکر کیا گیا۔ اور کام کو آپس میں باقاعدہ پروگرام کے ساتھ تقسیم کر کے سر انجام دینے کی کوشش کی جاتی رہی

”تحریک حفاظت و تنظیم مرکز“

مبلغین و انسپکٹران بیت المال فوراً توجہ کریں

گذشتہ سال مجلس مشاورت کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز کی جو تحریک فرمائی۔ اس پر نمائندگان نے جس فدا کارانہ اخلاص اور جذبہ ایثار کا مظاہرہ کرتے ہوئے لبیک کہا تھا۔ اس کا ایمان پرور نظارہ ابھی تک نہیں بھولا پھر جب یہ تحریک افراد جماعت تک پہنچی تو چاروں طرف سے لبیک لبیک کی آوازیں آنے لگیں۔ مخلصین جماعت نے اپنی جائدادیں کا ۱/۱۰۰ حصہ یا ایک ماہ کی پوری آمد دینے کے وعدے کئے۔ حضور کا ارشاد تھا۔ کہ ان وعدوں کی ادائیگی چھ ماہ کے اندر ہو جانی چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے ملک میں بدامنی پیدا ہو جانے کی وجہ سے مقررہ میعاد کے اندر وعدے پورے نہ ہو سکے۔ اب کچھ عرصہ سے مغربی پنجاب میں حالات پھر اعتدال پر آ چکے ہیں۔ اور مشرقی پنجاب سے آئی ہوئی جماعتوں کے احباب جنہوں نے ماہوار آمد وقف کی ہے۔ ان کا اکثر حصہ بھی اب کاروبار میں لگ گیا ہے۔ وعدہ کنندگان کا فرض تھا کہ وہ اپنے وعدوں کو جہاں تک ممکن تھا پورا کر دیتے۔ لیکن افسوس ہے۔ وعدوں کی ایک بھاری رقم ابھی بقایا میں ہے۔ سالانہ وصولی کی رفتار بہت ناتسلی بخش ہے۔

عہدیداران جماعت نے بھی اس معاملہ میں کوتاہی سے کام لیا ہے۔ اور اپنے فرض کو پورا کرنے کے لئے کوئی سرگرمی نہیں دکھائی۔ میں تمام عہدیداران جماعت اور نمائندگان مجلس مشاورت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس تحریک کے بقایاجات بہت جلد وصول کر کے رقوم مرکز میں بھجوا دیں۔ اب خدا کے فضل سے فصل بھی تیار ہو چکی ہے۔ زمیندار احباب بھی اسمیں ذوری حصہ لے سکتے ہیں۔ جو شخص ہر وقت سلسلہ کی خدمت کرتا ہے۔ اور اپنی ضروریات پر سلسلہ کی ضروریات کو مقدم کرتا ہے۔ وہ یقیناً اللہ تعالیٰ سے زیادہ اجر کا مستحق ہوتا ہے۔

میں تمام مبلغین سلسلہ اور انسپکٹران بیت المال کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جس جماعت میں جائیں وہاں دیکھیں کہ اس جماعت کے ذمہ حفاظت مرکز کی مد کا کوئی بقایا تو نہیں۔ اور اگر بقایا ہو تو اسکی وصولی کا خاص انتظام کر کے مرکز کو اطلاع دیں۔ اس سلسلہ میں جو مبلغین یا انسپکٹران خاص طور پر اچھا کام کریں گے ان کے نام حضرت امیر المومنین کے حضور دعا کی غرض سے پیش کر دیئے جائیں گے

جڑانوالہ میں اندھیر گردی!

میونسپل کمیٹی جڑانوالہ ضلع لائل پور نے مہاجرین سے جو ہمدردی اور امداد کا سلوک دکھایا ہے۔ اس کی مثال شاید اور کسی علاقہ میں آپ کو نہ مل سکے گی۔ کمیٹی نے ان سبزی کے تھڑوں کا کرایہ جن پر مہاجرین سبزی وغیرہ بیچتے ہیں۔ اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتے ہیں۔ پہلے سے کرایہ ۱۲-۱۴ گنا زیادہ مقرر کر دیا ہے۔ جن تھڑوں کا کرایہ آٹھ یا دس روپے ماہوار ہوتا تھا۔ اب ان کا کرایہ ۱۲۰ روپے ماہوار سے لیکر ۲۰۰ روپے ماہوار تک کرایہ مقرر کر دیا ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اس وقت مہاجرین کی امداد کی جاتی۔ اور انہیں ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچائی جاتیں لیکن اس کے برعکس یہ ہو رہا ہے۔ کہ پہلے کرایہ سے ۱۲-۱۴ گنا زیادہ کرائے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ مہاجرین اتنا کرایہ کسی صورت میں ادا نہیں کر سکتے۔ ان کے لئے یہ ناقابل برداشت بوجھ ہے۔ حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ اس ظلم و ستم کا تدارک کرے۔ اور مہاجرین سے کم کرایہ وصول کرے

— محمد یعقوب۔ ناصر احمد۔ عبد اللہ جان۔ مہاجرین جڑانوالہ خاص —

اعلان نکاح

مورخہ ۹ رمئی ۱۹۴۸ء کو ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب اتالیق کا نکاح رشیدہ بیگم بنت حکیم محمد دین صاحب کے ساتھ مبلغ تین صد روپیہ مہر پر مولوی نور الحق صاحب ناظر آبادی نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ نکاح بابرکت ثابت ہو۔ (قاضی محمد صدیق انصاری کاتب روزنامہ اخبار الفضل)

مدرسہ احمدیہ میں داخلہ شروع ہے!

احباب اپنے مڈل پاس بچوں کو فوراً داخل فرمائیں!!

مڈل کے نتائج نکل چکے ہیں۔ اور مدرسہ احمدیہ کی جماعت اول کی پڑھائی شروع ہونے والی ہے۔ احباب اپنے بچوں کو بہت جلد مدرسہ احمدیہ احمد نگر ضلع جھنگ میں داخل فرمائیں۔ اس مدرسہ میں تعلیم کی کوئی فیس نہیں لی جاتی۔ بلکہ مستحق اور قابل افراد طلبہ کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں۔ بورڈنگ کے کل اخراجات آج کل پندرہ بیس روپے ہوتے ہیں۔ مفصل کوائف بذریعہ خط دریافت فرما سکتے ہیں۔ داخلہ شروع ہے۔ ڈیرہ غازیخان سے مرزا فیض اللہ خان صاحب نے سب سے پہلے اپنے بچہ کو داخل کرایا ہے۔ اور بھی بچے داخل ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز ۲۲ رمئی بروز ہفتہ سے باقاعدہ پڑھائی شروع ہو جائے گی۔ بعد میں آنے والے طلبہ کو تعلیمی نقصان پہنچے گا۔ اس لئے احباب اپنے بچوں کو جلد بھیج دیں۔ احمد نگر کا گاؤں چنیوٹ سرگودہا سڑک پر چنیوٹ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر لب سڑک واقع ہے۔ بلاشبہ موجودہ حالات میں دقتیں بھی ہیں۔ مگر جو لوگ اپنے بچوں کی دینی اور اسلامی ماحول میں تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ان عارضی دقتوں کو خاطر میں نہ لائیں گے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہے۔ کہ ہر خاندان کم از کم ایک طالب علم مدرسہ احمدیہ کے لئے دے۔ اس کی تعمیل ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر۔ ضلع جھنگ)

”ارتقاء“ والے مضمون کی تاریخ بڑھا دی گئی ہے

آخری تاریخ ۱۰ رجون ۱۹۴۸ء ہے

الفضل میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہمارے طلبہ کے لئے نظارت تعلیم کی طرف سے انعامی مضمون کی آخری تاریخ ۱۵ رمئی ۱۹۴۸ء رہے۔ مگر مجھے جامعہ اور مدرسہ احمدیہ کے طلبہ نے بتایا ہے۔ کہ ان میں سے بعض طلبہ کے امتحانات مئی کے آخر میں ختم ہوتے ہیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب اس مضمون کی میعاد ۱۰ رجون ۱۹۴۸ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ تمام طلبہ نوٹ کر لیں۔ مضمون یہ ہے کہ ”اسلام نے مسئلہ ارتقاء کو کس طرح حل کیا ہے؟“ تمام مضامین پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کی وساطت سے اس تاریخ تک موصول ہو جانے چاہئیں۔ (نائب ناظر تعلیم و تربیت)

(بقیہ صفحہ ۲)

بعض حقہ نوش کئی کئی سال حقہ نوشی چھوڑ کر پھر پینے لگ جاتے ہیں۔ مشہور مقولہ ہے۔ الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ یعنی استقامت ولی کی کرامت سے بھی اعلےٰ وصف ہے۔ خدا تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ تارکین حقہ کو استقامت بخشے۔ اور شاربین کو ترک حقہ کی توفیق ارزانی فرماوے۔ (آمین)

نوٹ:۔ تارکین حقہ کو چاہیئے کہ دالیسی کے بعد دوسرے حقہ نوش اصحاب کو اپنا نمونہ اور مثال پیش کر کے حقہ نوشی جیسی ناپاک عادت کو چھوڑنے کی تلقین کرتے رہیں۔ اور اپنی زندگی میں کم از کم دس حقہ نوش اصحاب سے حقہ چھڑوا دیں۔ (حکیم عبد اللطیف شہید)

انگریزی تفسیر القرآن کے متعلق ضروری اعلان!

جن احباب کی طرف سے تفسیر القرآن انگریزی کی قیمت وصول ہو چکی ہوئی ہے۔ اور ان کے موجودہ ایڈریس کا دفتر کو علم ہے۔ دفتر انہیں قرآن مجید بذریعہ وی پی بھیج رہا ہے۔ اخراجات پیکنگ و پوسٹیج دو روپے ہیں۔ اس لئے احباب کے نام دو دو روپے میں یہ تفسیر وی پی کی جا رہی ہے۔ جن احباب نے رقم ادا کی ہوئی ہے۔ لیکن اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر کو مطلع نہیں کیا وہ براہ مہربانی اپنے مکمل پتہ سے دفتر کو جلد اطلاع دیں تا انہیں کتاب بھجوائی جا سکے۔ نیز جن دوستوں نے اپنے لئے کتاب ریزرو کرائی تھی۔ لیکن ابھی تک قیمت ادا نہیں کی وہ پندرہ مئی تک اپنی قیمت ارسال فرما کر کتاب وصول فرمالیں۔ اس کے بعد وہ اس عبارت یہ اس کتاب کے وصول کرنے کے حقدار نہیں ہوں گے۔ کہ انہوں نے کتاب اپنے نام ریزرو کروائی تھی یہ ریزرو وشن پندرہ مئی کے بعد منسوخ سمجھی جائے گی۔ اس بارہ میں اس سے قبل اخبار الفضل میں متعدد بار اعلان بھی کیا جا چکا ہے۔ (دفتر تفسیر القرآن انگریزی ۸ ٹمپل روڈ لاہور)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ـــــ شعبہ تعلیم

اس سے قبل بذریعہ الفضل بھی اور بذریعہ سرکلر بھی تمام مجالس کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ شعبہ تعلیم کے زیر انتظام ۱۵ اگست ۱۹۴۸ء کو تفسیر سورہ کہف کا امتحان ہوگا۔

یہ کتاب دفتر وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ نزد جودھامل بلڈنگ لاہور سے مل سکتی ہے

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین زیادہ سے زیادہ تعداد میں خدام کو اس امتحان میں شامل کریں۔ اور فہرست دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ ۱۰ میکلوڈ روڈ لاہور میں بھجوا دیں

امیدواروں کے نام آنے کی آخری تاریخ یکم اگست ۱۹۴۸ء ہے۔ مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ لاہور

لجنہ اماء اللہ کی طرف سے سہ ماہی امتحان

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے جو سلسلہ کی کتب کے امتحان کا سہ ماہی سلسلہ جاری تھا اس کو پھر شروع کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب دعوۃ الامیر اول نصف مقرر کی جاتی ہے۔ تاریخ امتحان ۲۵ اگست بروز اتوار ہے۔ تمام لجنات ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اور اطلاع دیں۔ کہ کتنی ممبرات امتحان دیں گی۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مکرم مولوی غلام رسول صاحب مجاہد جنوبی امریکہ کی علالت

بذریعہ تار معلوم ہوا ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب مبلغ جنوبی امریکہ کا لنڈن میں ۱۲ اماہ حال کو پسلی کے نیچے اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب اپریشن کی کامیابی اور مولوی صاحب کی صحت کیلئے متواتر دعائیں فرماتے رہیں۔ (وکیل التبشیر)

احمدی محبوسین سندھ کیلئے دعا کی درخواست

سندھ میں ہمارے گیارہ نوجوان ایک قتل کے الزام میں ماخوذ ہیں احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ ان کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ یہ مصیبت ٹالدے۔ یہ تمام نوجوان تحریک جدید کی اراضیات کے منتظمین میں سے ہیں۔ (چوہدری فتح محمد سیال ایم اے)

مجلس خدام الاحمدیہ ـــــ شعبہ خدمت خلق

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے۔ جس جگہ ابھی تک مجلس قائم نہیں ہوئی۔ وہاں امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحبان کو پروگرام بھجوا کر ان سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ مجلس قائم کریں اور پروگرام منتخب شدہ قائد صاحب کے سپرد کر دیں

اس پروگرام میں شعبہ ہذا کے ماتحت فرسٹ ایڈ (طبی امداد) کے سکھانے کا خاص پروگرام ہے اور اس کے لئے پندرہ جولائی ۱۹۴۸ء آخری حد مقرر ہے۔ تمام مجالس اپنے خدام کی دس فی صدی تعداد کو ضرور مقامی طور پر فسٹ ایڈ کا کام سکھائیں۔ کام سیکھنے والوں کی فہرست سکھانے کے انتظام کی تفصیل وغیرہ سے دفتر کو مطلع کریں۔ اور پندرہ جولائی تک دفتر کو اطلاع دی جائے کہ اتنے خدام کام سیکھ چکے ہیں۔ پھر مرکز ان کے امتحان لینے کا انتظام کرے گا اور سندات جاری کریگا موجودہ اور آنے والے حالات کے پیش نظر اس قسم کی تیاری نہایت ہی ضروری ہے اور اس سے غفلت کرنا خود اپنے پاؤں پر کلہاڑا مارنا ہے۔ مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ میکلوڈ روڈ لاہور

درخواست ہائے دعا!

عبد القدیر صاحب عاصم کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۲) مورخہ ۷ مئی سے میٹرک کا امتحان شروع ہے۔ جس میں بہت سے احمدی طلباء بھی شریک ہو رہے ہیں۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) مکرمی احمد صادق محمود صاحب آف بنگال عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ پھیپھڑوں میں پانی داخل ہو جانے کے باعث سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ محمد سلطان اکبر مدرسہ احمدیہ احمدنگر

(۴) میرے خسر مستری الہ دین صاحب بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ خاکسار:۔ محمد اسحاق احمدی سیونگ مشین میکر پرانا قلعہ راولپنڈی شہر

پتہ مطلوب ہے

(۱) بہشتی مقبرہ کے چوکیدار جھنڈا پہلوان قوم راجپوت جہاں کہیں ہوں۔ اپنے پتے سے اطلاع دیں۔ یا جس کسی کو ان کے پتے کا علم ہو وہ اطلاع دیں کہ وہ کہاں ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ بہت گھبرائی ہوئی ہیں۔

(۲) عبد اللہ خوجہ (گنڈا فروش قادیان) ولد رشدی خوجہ قادیان سے آکر کہاں چلے گئے ہیں۔ وہ جہاں کہیں ہوں۔ یا کوئی صاحب جن کو انکا علم ہو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (یہ مراد خوجہ کے رشتہ دار ہیں)

امۃ الحکیم بیگم محمود آباد۔ کنری۔ ضلع تھرپارکر سندھ

ضروری اطلاع منجانب دار القضاء

بمقدمہ مکرم چوہدری کیپٹن غلام محمد صاحب ایم اے ولد چوہدری نظام الدین صاحب مرحوم قوم راجپوت کھوکھر مقیم لاہور چھاؤنی۔

بنام

قریشی محمد مطیع اللہ صاحب ولد صوبیدار محمد عبد اللہ صاحب مرحوم مقیم شہر سیالکوٹ دعوے بابت لینے پانے زائد از چھ ہزار روپے۔ مدعا علیہ کو معمولی طریق سے تاریخ سماعت کی اطلاع دینی دشوار ہے۔ اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۶/۴۸ ۶ کو بوقت دس بجے صبح دفتر دار القضاء رتن باغ لاہور میں تشریف لا کر مقدمہ کی پیروی کریں۔ ورنہ بصورت عدم تشریف آوری یکطرفہ سماعت کی جائے گی۔

ناظم قضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۰/۵/۴۸

ہم ہندو سامراج کی تمام شاطرانہ چالوں کو ناکام بنا کر چھوڑینگے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۱ رمئی

جموں وکشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چودھری غلام عباس اور آزاد کشمیر گورنمنٹ کے رئیس الحکومت سردار ابراہیم نے "الفضل" کے وقائع نگار خصوصی کو ایک غیر رسمی گفتگو میں بتایا کہ کشمیر کا مسلمان اب خدا کے فضل سے اپنے برے اور بھلے میں تمیز کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ کشمیر میں جعلی طور پر ہندو پناہ گیروں کو داخل کرنے کی سازش کو ہر ممکن طریقے سے ناکام بنایا جائے گا۔ باقی رہا ہمارے عوام کو دھوکہ دے کر ووٹ لینے کی کوشش کرنا

● خدا کے فضل سے ہندو سامراج اسمیں کامیاب نہیں ہو سکیگا ●

ٹکسال کے ملازموں کی پکار

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۱ رمئی

ٹکسال کے ملازمین کی انجمن کے ایک ترجمان نے اخبار نویسوں کی ایک کانفرنس میں ٹکسال ملازمین کی انجمن کے اصل اغراض و مقاصد اور مطالبات کے متعلق بیان دیتے ہوئے کہا ہماری انجمن کے مقاصد پاکستان کی بہتری کے لئے کوشش کرنا۔ مزدوروں کے جائز مطالبات کے لئے جدوجہد کرنا۔ پاکستان دشمن افسروں کی غلط حرکات پر نظر رکھنے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اپنے ٹکسال کے متعلق معلومات بہم پہنچاتے ہوئے کہا کہ ۱۹۴۵ء سے پہلے لاہور ٹکسال میں ہر قسم کا سکہ تیار ہوتا تھا روزانہ اٹھارہ لاکھ کا سکہ بنتا تھا۔ جنگ کے بعد کام آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۵ء کے بعد یہاں اٹھنی اور چونی بننا بند ہوگئے اور صرف اکنی اور پیسہ بننا شروع ہوئے۔ ۱۹۴۷ء میں ۱۵ ماہر اور قابل کاریگروں کو یہاں سے کلکتے تبدیل کر دیا گیا۔ غدار انگریز افسروں کا اس سے مقصد یہ تھا کہ لاہور ٹکسال کا کام بند کر دیا جائے۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے کئی ایک مشینیں بھی کلکتے بھجوا دیں۔ یہی وجہ تھی کہ پاکستان بننے کے بعد بھی ہمارا روپیہ بمبئی اور کلکتے کی ٹکسالوں ہی میں بنتا رہا۔ ہماری انجمن کے پیہم تقاضوں سے تنگ آکر حکومت کو پاکستان ہی میں سکہ بنانے کا انتظام کرنا پڑا۔

ورکس منیجر کی دیدہ دلیری

انجمن کے ترجمان نے بتایا کہ ورکس منیجر نے ٹکسال کے اندر اپنی ایک ذاتی دوکان کھول رکھی تھی۔ منٹ کا ایک ملازم کام اس دوکان میں کرتا تھا۔ لیکن تنخواہ اُسے منٹ سے دی جاتی تھی۔ جب انجمن نے اس کے خلاف داز اٹھاکر اسے بند کروایا تو ورکس منیجر ہمارے خلاف ہو گیا آپ نے اپنے بیان میں ٹکسال کے کئی ایک افسروں کے ہندو سکھوں کے چھوڑے ہوئے مال کو خرد برد کرنے کی ایک ملازموں کو چارج شیٹ لگائے بغیر معطل کرنے عید میلاد النبی کے جلسہ کرنے پر پوسٹروں کو پھاڑ دینے اتفاقی طور پر مزدوروں سے ایک بنچ ٹوٹ جانے پر انہیں فوری طور پر معطل کر دینے کا ذکر بھی کیا۔ م

آخر میں آپ نے بتایا کہ ہم پر جو کمیونسٹ پاکستان کے دشمن۔ شرارت پسند اور حکم عدولی کے الزامات لگائے جاتے ہیں وہ غلط ہیں۔ ہم پاکستان کے سچے خیر خواہ ہیں۔ اور اس کیلئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے تیار ہیں۔

نظام دکن نے دہلی آنے کی دعوت مسترد کردی

نئی دہلی ۱۰ رمئی۔ نوائے وقت کے نامہ نگار کی اطلاع ہے کہ گورنر جنرل ہندوستان لارڈ مونٹ بیٹن نے ریاست حیدر آباد کے بعض امور پر تبادلہ خیالات کے لئے نظام دکن کو دہلی آنے کی دعوت دی تھی۔ لیکن فرمانروائے دکن نے یہ دعوت قبول کرنے سے اظہار معذوری کرتے ہوئے فرمایا کہ حیدر آباد سے ان کی عدم موجودگی سے ریاستی حالات ابتر ہو جانے کا خطرہ ہے نظام دکن نے لارڈ مونٹ بیٹن کو حیدر آباد آنے کی دعوت دی ہے۔ اب اس دعوت پر غور وخوض ہو رہا ہے۔

کاغذ سازی اور پاکستان

پشاور ۱۰ رمئی۔ ضلع پشاور میں ایک گھاس دریافت ہوئی ہے جو کاغذ سازی کیلئے گودا یا مغز کا کام دے سکتی ہو جو توقع ہے کہ کاغذ سازی کی صنعت کیلئے بہت اعلیٰ جنس ثابت ہو گی۔

ریلوے ملازمین ہڑتال نہیں کرینگے

لاہور ۱۰ رمئی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ورکرز ٹریڈ یونین کی ایگزیکٹو کمیٹی نے ۲۰ رمئی کو ریلوے ملازموں کی اعلان کردہ عام ہڑتال کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کیا ہے کمیٹی نے اس سلسلہ میں ایک قرار داد میں کہا ہے کہ ہڑتال کے التواء کے متعلق فیصلہ اخبارات اور عوام کے مطالبہ کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اس قرار داد میں ریلوے ملازمین کے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کر کے حکومت پاکستان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر اس نے ان جائز مطالبات کو تسلیم نہ کیا۔ تو یونین کو اپنے اس فیصلہ پر دوبارہ غور کرنا پڑے گا۔ (۱) تخفیف بند کرنے کے لئے ذرائع معلوم کئے جائیں (۲) مرکزی تنخواہ کمیشن کے فیصلہ کے اعلان تک ملیجے ملازموں کو عارضی امداد دی جائے۔ (۳) این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ورکرز ٹریڈ یونین کو تسلیم کر لیا جائے۔ یونین کی سرگرمیوں پر عائد کردہ پابندیاں دور کی جائیں (۴) ریلوے ورکرز کے خلاف دائر کردہ تمام مقدمات واپس لے لئے جائیں (۵) یونین کے دو لیڈر چوہدری اسلم اور شوکت علی کو رہا کر دیا جائے"۔ قرار داد کے آخر میں ریلوے ملازموں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے حکام کی کارروائیوں کی مذمت کی گئی ہے۔

شاہ ابن سعود اعراب فلسطین کی پوری مدد کرینگے

بیت المقدس ۱۱ رمئی۔ کل رات بغداد میں لبنان کے وزیر اعظم نے بتایا کہ شاہ ابن سعود نے اپنے آئندہ اقدامات کے بارے میں ابتک کامل سکوت اختیار کر رکھا تھا لیکن اب انہوں نے اعراب فلسطین کی امداد کا قطعی فیصلہ کر لیا ہے۔ اور وہ فلسطین میں یہودی ریاست کا قیام ناممکن بنانے کے لئے عرب لیگ کے دوسرے ممبر ملکوں سے اشتراک عمل کرنیکا تہیہ کر چکے ہیں

آہ مس ممتاز شاہنواز

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۱۱ رمئی

پاکستان دستور ساز اسمبلی کی رکن اور مغربی پنجاب کی ایم۔ ایل۔ اے بیگم جہاں آرا شاہنواز نے ایک غیر رسمی ملاقات میں الفضل کے نمائندہ کو بتایا کہ وہ اپنی لڑکی مس ممتاز شاہنواز کے چہلم کی وجہ سے آئین ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے ۲۰ ماہ رواں کو کراچی جائینگی۔ اور اجلاس کے بعد وہاں پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس میں بھی شرکت کرینگی۔ جس کا اجلاس جون کے پہلے ہفتے میں ہو رہا ہے۔ اپنی صاحبزادی کا ذکر خیر کر کے آنسوؤں میں نہایت ہی دلسوز لہجے میں کرتے ہوئے بیگم صاحبہ نے کہا تازی (ممتاز) کی زندگی غریبوں کے لئے وقف تھی۔ وہ پاکستان کی جانباز مجاہدہ تھی۔ گذشتہ کئی سال سے وہ کھدر پہنتی تھی۔ اور صرف چالیس روپے ماہوار ہی میں گذارہ کرتی تھی۔ لہذا میں اس کی روح کو خوش کرنے کے لئے اس کے چہلم کی رسم بھی مسلم لیگ ریلیف کیمپ ہی میں ادا کروں گی۔ آپ نے کہا میرا خدا مجھے صبر دے مجھ پر اب دوہری ذمہ داریاں ہیں۔ ان فرائض کی ادائیگی بھی جو میں اپنی قوم کی طرف سے اپنے پر وارد کئے ہوئے تھی اور تازی کے مشن کو انجام

● دینا بھی جسے وہ ادھورا چھوڑ کر چل بسی ہے ●

—— نئی دہلی ۱۱ رمئی مسٹر آصف علی امریکہ میں ہندوستانی سفیر کے عہدے سے دستبردار ہونیکے بعد آج سویرے نئی دہلی واپس آ گئے۔

ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں الاٹمنٹ میں سست روی (بقیہ از صفحہ اول)

والہانہ عقیدت کا ذکر کرنے کے بعد کہا۔ یہی وہ خلوص ہے جو ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ ہم حکومت کے کسی سلوک کے خلاف احتجاج نہ کریں۔ ورنہ نہ ہمیں اشیائے خوردنی ہی میسر ہیں اور نہ دیگر وہ تمام سہولتیں جو انگریز اور ہندو ہمیں مہیا کرتا رہا ہے ہمارے مقدر افراد فاقوں کی نذر ہو چکے ہیں۔ لیکن پاکستان نے کوئی الیا رویہ اختیار نہیں کیا۔ جس سے ہم سمجھ سکیں کہ ہم بھی ملتان کے آزاد شہری ہیں۔ محسودی لیڈر نے حکومت سرحد کی طرف سے شہری آزادیوں اور تقریر و تحریر پر پابندیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ افسوس کہ افسروں کا سلوک نہایت ہی معاندانہ ہے۔ مہاجرین کو ایسے ایسے کیمپوں میں جمع کیا گیا ہے۔ جہاں چاروں طرف ہٹر اندیلی ہوئی ہے۔ اور جہاں طبی امداد نام کو بھی نہیں۔

پاکستان اور ممالک اسلامیہ کے تعلقات

کراچی ۱۰ رمئی۔ پاکستان کے وزیر صنعت و تعلیم مسٹر فضل الرحمان ۲۱ رمئی کو پاکستان۔ افغانستان پاکستان۔ ایران۔ پاکستان۔ عرب اور پاکستان ٹرکش کلچرل ایسوسی ایشن کا افتتاح کرینگے۔ امید کی جاتی ہے۔ اس موقعہ پر تمام غیر ملکی سفیر پاکستانی کابینہ کے ارکان۔ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر۔ اور دستور ساز اسمبلی کے ارکان یونیورسٹیوں کے وائس چانسلر" اور دستور ساز اسمبلی کے ارکان بھی موجود ہونگے۔ اسلامی ممالک کے حکمرانوں کے پیغامات بھی سنائے جائینگے۔

وزارت کا مسئلہ

شیخ دین محمدؐ کی کابینہ میں شرکت کا امکان

کراچی ۱۰ رمئی۔ پنجاب کے تین وزراء اور گورنر آج کراچی پہنچ گئے ہیں۔ آج چھ بجے شام قائد اعظم سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ مگر اب یہ کانفرنس غالباً کل ہوگی۔ سابقہ پروگرام کے مطابق وزرائے پنجاب کو ایبٹ آباد میں قائد اعظم سے ملنا تھا مگر چونکہ قائد اعظم کا دورہ ایبٹ آباد ملتوی ہو گیا۔ اسلئے وزراء کو کراچی آنا پڑا۔ کل کی متوقع کانفرنس میں وزارت پنجاب کے مستقبل پر غور ہوگا۔ معلوم ہوا ہے کہ وزرائے پنجاب کی متفقہ پوزیشن اب یہ ہے۔ کہ وہ وزارت میں کسی تغیر و تبدل کے خواہاں نہیں اور موجودہ کابینہ کی صورت میں ہی کام کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر قائد اعظم کسی قسم کا تغیر و تبدل ضروری سمجھتے ہیں۔ تو انہیں اسے قبول کرنے میں تامل نہیں ہوگا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ وزارت میں توسیع کی صورت میں جسٹس دین محمد نئے وزیر ہوں گے۔